مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا (جو دہلی میں تشریف فرما ہیں) کی علالت کی خبر بذریعہ تار پہنچی ہے۔ احباب ان کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں ؛

۱۱ مئی بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں

احمدیہ ٹورنمنٹ کا جلسہ

تقسیم انعام منعقد ہوا۔ اس دن اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز تھی۔ لیکن حضور نے از راہ شفقت جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ حضور کی آمد پر سلوٹنگ گین (سلامی کی توپ) سے سلامی اتاری گئی۔ صوفی عبد القدیر صاحب بی اے نے ٹورنمنٹ کی رپورٹ پڑھی۔ اور اس کے بعد حضور نے جیتنے والے اصحاب اور طلباء کو اپنے دست مبارک سے انعام مرحمت فرمائے۔ ہر ایک انعام حاصل کرنیوالا نام پکارے جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا اور حضور سے مصافحہ کرتا۔ حضور وعلیکم السلام کہکر جب اسے انعام عنایت کرتے۔ تو ساتھ ہی بارک اللہ لکم فرماتے۔ اسپر تمام حاضرین بلند آواز سے یہی دعا دُہراتے۔ اور انعام لینے والا جزاکم اللہ کہکر اپنی جگہ پر جابیٹھتا۔ تقسیم انعامات کے بعد حضور نے تقریر فرمائی جس میں ورزشی کھیلوں کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ کھیلوں میں حصہ لینے والوں کو چند نہایت اہم اور ضروری نصائح بھی فرمائیں ؛

۱۴ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ

طلباء مدرسہ احمدیہ

نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی شام کے تبلیغی سفر سے کامیاب واپسی پر

دعوت چاء

دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بہت سے اصحاب کو بھی مدعو کیا۔ خورد ونوش کے بعد طلباء کی طرف سے ملک عبد العزیز صاحب نے خوش آمدید اور مبارکباد کا ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں جناب شاہ صاحب نے جذبات اور تاثرات سے پُر مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت مفصل اور جامع تقریر میں شام میں تبلیغ احمدیت کے عین موقعہ اور محل پر شروع کرنے کی تشریح فرماتے ہوئے مجاہدین تسام جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مولوی جلال الدین صاحب کے اخلاص اور ایثار کی تعریف فرمائی۔ جو انہوں نے دمشق میں سخت بے امنی اور غارت گری کے ایام میں دکھائی ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے جناب شاہ صاحب کی اس گراں قدر اور قابل تعریف دینی خدمت کا بھی نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا جو عراق میں تبلیغ احمدیت کی آزادی کے متعلق خدا تعالیٰ نے ان کو سرانجام دینے کی سعادت بخشی۔ اسی دن بعد نماز عصر

مدرسہ خواتین کی طالبات

نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار مقدس میں جناب شاہ صاحب کو اس لحاظ سے کہ آپ اس مدرسہ کے ایک اُستاد ہیں

دعوۃ فواکہات

دی۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد خواتین نے تلاوت قرآن کریم

[illegible] ...فۃ المسیح ثانی کی خدمت میں
[illegible] ...س اس عنایت اور شفقت کے متعلق ہدیہ تشکر پیش کیا۔ کہ جناب شاہ صاحب کے آنے کے بعد بھی حضور نے اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ نہ کچھ وقت طالبات مدرسہ کی تعلیم و تربیت کے لئے صرف کرنا منظور فرمالیا ہے۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب کی بخیر و عافیت واپسی پر خوشی کا اظہار کیا اور ان کی دینی خدمات پر مبارکباد دی گئی۔ اس کے جواب میں جناب شاہ صاحب نے اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر حضور نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے متعلق تقریر فرمائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

شیخ فضل کریم صاحب مرحوم جو نہایت مخلص اور سلسلہ کے خادم نوجوان تھے۔ ۱۹۲۴ء میں دہلی میں فوت ہوگئے تھے۔ جہاں ان کی نعش بطور امانت دفن کی گئی تھی۔ ۱۲ مئی کو نظارت بہشتی مقبرہ ان کی نعش بڑی کوشش اور جد و جہد کے بعد یہاں لائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔

اخبار احمدیہ

لنڈن میں عید الفطر

یہاں رمضان شریف منگل کو ختم ہوا۔ اور عید بدھ کے دن ہوئی۔ باوجود اس کے کہ یہ دن ایسا تھا۔ کہ یہاں کے لوگوں کے لئے نماز میں یا لیکچر میں شامل ہونا بہت مشکل تھا اور باوجود اس کے کہ ہمارے کئی نو مسلم احمدی دوست نماز میں شامل نہ ہوسکے۔ لیکن پھر بھی نماز میں حصہ لینے والے اصحاب کی تعداد ہماری اُمید سے بڑھکر تھی۔ پچھلی عید الفطر کے مقابلہ میں تین گنا اصحاب نماز میں شامل تھے۔ اپنے دوستوں اور انگریز نو مسلم مردوں اور عورتوں کے علاوہ شنگھائی (چین) کی مسلم یونین کے سکرٹری مسٹر محمد ابراہیم جو پیرس میں جواہرات کی تجارت کرتے ہیں۔ بھی نماز میں شامل تھے۔ خطبہ میں میں نے تفصیل سے بیان کیا کہ ہماری عید میں اور دوسرے مذاہب کی عیدوں میں کیا فرق ہے اور یہ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے تہواروں کو محض خوشی اور تفریح میں گذارتے ہیں۔ ہمارے مذہبی تہوار ہیں جہاں جائز خوشی بھی کی جاتی ہے مگر وہاں خدا تعالیٰ کی یاد کو عام دنوں سے زیادہ کیا جاتا ہے۔

خطبہ کے بعد سے ٹیکہ کھانے کے وقت تک جمع شدہ اصحاب آپس میں [illegible] ہے۔ ایک بجے کھانا دیا گیا۔ اور کھانے کے بعد [illegible] ...لام فرید صاحب کا لیکچر "دنیا کا موعود مصلح" پر ہوا۔ ملک صاحب نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ دنیا کی سیاسی۔ بین الاقوامی۔ اقتصادی۔ سوشل، اخلاقی اور مذہبی حالت اس حد تک بگڑ چکی ہے۔ کہ اب سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ دنیا اس مصلح اعظم کی طرف متوجہ ہو۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اس گمراہی۔ بے دینی اور ضلالت کے تاریک دنوں میں پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق اپنے وقت پر دنیا کی رہبری اور رہنمائی کے لئے بھیجا ہے۔

اس کے بعد چار بجے تمام اصحاب کو چائے دی گئی اور دن کا پروگرام ختم ہوا۔

خاکسار درد (مولوی عبد الرحیم صاحب۔ ایم اے)

آبادان میں احمدیوں کی پہلی عید

یہاں آبادان میں روزہ منورخہ ۱۶ مارچ کو شروع ہوا۔ اور ۱۴ اپریل ۱۹۲۶ء کو عید ہوئی۔ نماز عید حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ناظر التعلیم و تربیت جماعت احمدیہ) نے سات بج کر دس منٹ پر پڑھائی۔ بعد از نماز ایک مختصر اور پُر معارف خطبہ بیان فرماتے ہوئے احباب کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ہماری اس وقت حقیقی عید ہوگی۔ جب ہم ایاک نعبد کی دعا پر پوری طرح سے عمل کرینگے۔

یہ آبادان میں پہلی عید ہے۔ جو جماعت قائم ہونے کے بعد پڑھی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں حقیقی عید پیدا کردے۔ اور یہ لوگ بھی اس عید سے حصہ لیں۔ جس عید کی تمام انبیاء علیہم السلام بشارت دیتے چلے آئے ہیں۔

جماعت احمدیہ آبادان کی طرف سے یوم العید پر مبارکباد کا تار شاہ رضا خان شاہ پہلوی (طہران) کی خدمت عالی میں روانہ کیا گیا تھا۔ جس کے جواب میں حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

آپ کا مُرسلہ تار جس میں عید الفطر کی تہنیت کا پیغام تھا۔ شاہی توجہ کی عزت حاصل کرچکا ہے
بہرامی۔ رئیس۔ امورات ذات شاہانہ۔ طہران

خاکسار مرزا برکت علی عفا اللہ عنہ۔ امیر جماعت احمدیہ آبادان

مستقل جلسہ گاہ کے متعلق اعلان

گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے موقعہ پر جب نظارت ضیافت کی طرف سے مستقل جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی تھی۔ تو بہت سے احباب اور مختلف انجمنوں نے مختلف رقوم کے وعدے کئے تھے۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ جلسہ گاہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام عہد کنندگان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنی وعدہ کردہ رقوم دفتر محاسب بیت المال میں ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔ اور جو صاحب بھی کوئی رقم اس کام کے لئے بھیجیں وہ بالتصریح تحریر فرمائیں۔ کہ یہ رقم جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب دوبارہ یاد دہانی کا موقعہ نہ دینگے۔ سید محمد اسحٰق۔ ناظر ضیافت۔ قادیان

نظارت دعوت و تبلیغ کی ہفتہ واری اطلاع

ہفتہ مختتمہ ۵ مئی میں صرف چار مقامات سے تبلیغی رپورٹیں آئیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کراچی مقیم ہیں۔ عام تقریروں کے علاوہ درس تدریس بھی جاری ہے آٹھ آدمی سلسلہ میں داخل ہوچکے ہیں۔ حافظ جمال احمد صاحب نے ریاست پٹیالہ کی بعض جماعتوں میں دورہ کیا۔ مولوی غلام رسول صاحب لنگوی جھنگ اور اس کے مضافات میں تبلیغی کام کررہے ہیں مولوی غلام احمد صاحب نے علاقہ سرگودہا کی بعض جماعتوں میں دورہ کیا۔ اور گوجرہ میں آریہ سماج کے جلسہ میں مضمون پڑھنے کے لئے گئے۔

کراچی میں تبلیغ احمدیت

۳۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیر صدارت کراچی کے مرکزی و موزون وسیع ہال غلام حسین خالقدینا ہال میں جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا لیکچر (اسلام ہی دنیا کا آخری مذہب ہے) پر ہوا۔ سامعین کی تعداد چار سو کے قریب تھی۔ بہت سا حصہ شرفاء و اکابرین و تعلیم یافتہ اصحاب کا تھا۔

رؤساء و شرفاء و اکابرین طبقہ کے لوگوں کی درخواست پر مسلم ینگ ایسوسی ایشن کے ہال میں ۲ مئی ۱۹۲۶ء شام کو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا لیکچر دمشق کے چشم دید واقعات پر ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ اور سب کے سب ذی وقار تھے۔ یہ لیکچر بھی نہایت دلچسپی سے لوگوں نے سُنا۔ اور شاہ صاحب ممدوح کا شاندار و پُرادب لہجہ میں پریزیڈنٹ صاحب نے حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ جمیع ممبران انجمن احمدیہ کراچی مولانا صاحب اور شاہ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کامیابی پر حضرت سیدنا فخر رسل فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

خاکسار رحمت علی شاہ۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی

دیوبند سے ایک درخواست

مدرسہ دیوبند کی ایک انجمن کے ناظم صاحب درخواست کرتے ہیں۔ کہ اخبار الفضل حسبۃً للہ جاری فرمائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے سلسلہ کے مخیر اصحاب میں سے کوئی صاحب یا صاحبان ان کے نام الفضل جاری کرادینگے۔ (مینیجر الفضل)

محمد حسین صاحب لوہار کون ہیں

ایک صاحب محمد حسین لوہار نے برٹش گیانا کے متعلق معلومات دریافت کی ہیں لیکن اپنا پتہ کچھ نہیں لکھا تا جواب دیا جاتا۔ اب انہیں بذریعہ اخبار مطلع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۶ء

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

(نمبر ۲)

ناظرین الفضل گذشتہ نمبر میں معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو نظر انداز کرکے یہ لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وہ نبوت نہیں۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اس نمبر میں ان کی باقیماندہ باتوں پر ناقدانہ نظر ڈالتا ہوں آپ حقیقۃ الوحی میں یہ پڑھ کر کہ مسیح موعود کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہیں۔ بے حد خوش ہوئے ہیں۔ گویا ہمارے خلاف آپ کو یہ ایک زبردست ہتھیار مل گیا ہے۔ چنانچہ اس سے آپ یہ استدلال فرماتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کے دعویٰ نبوت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہی دعویٰ امتی نبی کا جس کا حقیقۃ الوحی میں ذکر کیا گیا ہے۔ ازالہ اوہام میں بھی موجود ہے۔ جہاں آپ نے محدث کو اُمتی نبی قرار دیا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ جب اُمتی نبی محدث ہوتا ہے۔ اور آپ حقیقۃ الوحی میں اپنے تئیں اُمتی نبی قرار دے رہے ہیں۔ تو آپ کا دعویٰ محض محدثیت کا تھا۔ نہ کہ نبوت کا۔

یہ ہے وہ مغالطہ جو غیر مبایعین ہمیشہ دیا کرتے ہیں حالانکہ ازالہ اوہام میں حضور پُر نور کے یہ الفاظ بھی اسی حوالہ میں موجود ہیں :۔

”ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے، اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی“

دیکھ لیجئے ازالہ اوہام میں محدث کو نبی ناقص طور پر قرار دیا گیا ہے۔ گویا صاف اس امر کا اقرار ہے۔ کہ محدث صفت نبوت کو ناقص طور پر حاصل کرتا ہے۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ڈاکٹر صاحب حقیقۃ الوحی کی تشریح کرتے ہوئے خود یہ امر صاف طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔

”اولیاء، ابدال واقطاب کے زمرہ میں سے آپ ہی نبی کا نام پانے کے لئے اس وجہ سے مخصوص ہوئے۔ کہ آپ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ کی صفت بدرجہ کمال پائی گئی“

جب ڈاکٹر صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ کی صفت کے بدرجہ کمال پائے جانے کی وجہ سے آپ نبی کا نام پانے کے مستحق ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی ڈاکٹر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کسی اور فرد اُمت نے اس صفت کو بدرجہ کمال حاصل نہیں کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ خود اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا مفہوم وہ نہیں لیا جا سکتا۔ جو باقی محدثین کے متعلق لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ باقی محدثین نے اس صفت کو بدرجہ کمال حاصل ہی نہیں کیا ۔

پس ازالہ اوہام کی وہ تحریر اپنی جگہ پر بالکل درست ہے، کہ محدث اُمتی ہونے کے علاوہ ناقص طور پر نبی ہوتا ہے اور حقیقۃ الوحی کی تحریر اپنی جگہ پر درست ہے۔ کہ چونکہ آپ نے صفت نبوت کو دوسرے محدثین کی طرح ناقص طور پر حاصل نہیں کیا۔ بلکہ بدرجہ کمال حاصل کیا ہے۔ اس لئے آپ کی نبوۃ کا وہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا۔ جو محدثین کی نبوت کا لیا جاتا ہے پس جب محدث کو امتی نبی کہا جائے۔ تو نبی کا لفظ ہمیشہ جزوی معنوں میں صادق آئے گا، اور مسیح موعودؑ کو جب امتی نبی کہا جائیگا۔ تو صفت نبوت کے بدرجہ کمال حاصل کرنے کی وجہ سے نبی کا مفہوم کامل نبی کے معنوں میں صادق آئے گا۔ اگر ڈاکٹر صاحب باوجود اس دلیل کی موجودگی کے یہ مفہوم تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو پھر وہ حضرت مسیح موعودؑ کی ذیل کی تحریر کا مطلب بتلائیں ۔

”اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے، اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے، اور نبی بھی۔“ حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۲۸

یہ تحریر بتاتی ہے۔ کہ امت محمدیہ میں گو اولیاء تو ہزاروں ہوئے۔ مگر امتی نبی صرف ایک ہی شخص ہوا ہے۔ اور یہ صرف آپ کا اپنا وجود ہے۔ اب میں ڈاکٹر صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ مہربانی فرما کر بتلائیں۔ کہ جب حضرت صاحب نے ازالہ اوہام کی اس تحریر میں بقول ان کے محدث کو اُمتی نبی قرار دیکر اس طرح تمام محدثین امت محمدیہ کو امتی نبی قرار دیا ہے۔ اور دوسری طرف حقیقۃ الوحی میں صرف اپنے ہی ایک وجود کو اُمتی نبی قرار دیا ہے۔ تو یہ ایک ہی مفہوم کے لحاظ سے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اگر حقیقۃ الوحی میں اُمتی نبی سے مراد محض محدث لی گئی ہے۔ تو یہ تحریر بے معنی ہو جاتی ہے۔ کہ امتی نبی صرف آپ ہی ہیں۔ کیونکہ محدثین آپ سے پہلے کئی گذر چکے۔ جو ازالہ اوہام کی تحریر کی بناء پر اُمتی نبی کہلا سکتے ہیں ۔

اب میں دیکھوں گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب اُمتی نبی کا ایک ہی مفہوم لیکر ان ہر دو حوالہ جات میں کس طرح تطبیق کرتے ہیں۔ میں یقین بھرے دل کے ساتھ یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب خواہ لاکھ کوشش کریں، امتی نبی کا ایک ہی مفہوم لیکر ہرگز ہرگز ان ہر دو حوالوں میں تطبیق نہیں کر سکیں گے۔

ہر ذی عقل جب ان دونوں تحریروں کو پڑھے گا تو اُسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ ازالہ اوہام میں جہاں محدث کو مرسلین میں داخل کیا ہے۔ تو نبی بھی ناقص ہی کہا گیا ہے۔ اس لئے محدث کو جب امتی نبی کہا جائے گا۔ تو نبی کا مفہوم اس پر ناقص طور پر صادق آئے گا۔ یعنی محدث امتی و ناقص نبی ہو گا۔ اور حقیقۃ الوحی میں جہاں صرف اپنے وجود کو امتی نبی تسلیم کیا ہے۔ وہاں نبی بمعنی کامل نبی ہے۔ اور چونکہ کامل نبی اُمت محمدیہ میں آج تک صرف آپ کا وجود ہی ہوا ہے۔ اس لئے آپ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ صرف آپ ہی امتی نبی ہوئے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو یہ تشریح مُسلّم نہ ہو۔ تو پھر میں انہیں بڑے زور سے چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ایک ہی مفہوم کو مدنظر رکھکر ان ہر دو حوالوں میں تطبیق کرکے دکھلائیں۔

یہ امر بیان کر چکنے کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُمتی کا لفظ نبی کے ساتھ نبوت کی نفی نہیں کرتا۔ بلکہ صرف اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انعام نبوت بواسطہ فیضان محمدیہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں :۔

”حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ ویسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔“

یہ حوالہ بتا رہا ہے۔ کہ اُمتی کا لفظ صرف اس امر کو ثابت کرنے کے لئے ہے۔ کہ ہر ایک کمال (جس میں وہ کمال بھی شامل ہے جس کی وجہ سے آپ کا نام نبی رکھا گیا) آپ کو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور ذریعہ سے ملا ہے۔ یعنے آپ کی نبوت بالواسطہ ہے۔ نہ کہ براہ راست۔ اب یہ امر ظاہر ہے کہ کسی چیز کا بالواسطہ ملنا اس چیز کے ملنے کی نفی نہیں کرتا۔ بلکہ براہ راست کسی چیز کا ملنا اور بالواسطہ ملنا صرف ذریعہ حصول کا فرق رکھتا ہے۔ اور اس سے اصل شے کے حصول میں کوئی نقص اور کمی لازم نہیں آتی۔ پس حضرت مسیح موعود کی اُمتی نبی کے دعویٰ سے مراد حقیقۃ الوحی میں صرف یہ ہے کہ آپ کی نبوت بالواسطہ ہے، نہ یہ کہ آپ نعوذ باللہ نبی ہی نہیں ۔

اسکے بعد ڈاکٹر صاحب نے حقیقۃ الوحی سے وہ عبارت نقل کی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی ایک تحریر کی رُو سے کثرت مکالمہ مخاطبہ اور اظہار علی الغیب پانے والے کو نبی قرار دیا ہے۔ اسپر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ مجدد صاحب سرہندی نے نبی کا لفظ تو مطلق نہیں لکھا ہے × × × × × × آپ نے اس حوالہ کے لفظ محدث کے مفہوم کو اپنی تحریر میں نبی کے لفظ سے ظاہر فرمایا ہے۔ یعنی جو مفہوم مجدد صاحب محدث سے لیتے ہیں۔ وہی مفہوم آپ یہاں نبی کے لفظ سے لیتے ہیں۔ یعنی یہ نبوت جس کا آپ کو دعویٰ ہے۔ دوسرے لفظوں میں محدثیت ہے ÷

اس کے متعلق واضح ہو۔ کہ اگر فی الواقع مکتوبات میں نبی کا لفظ نہیں ہے۔ اور محدث ہی ہے۔ تو میں ڈاکٹر صاحب کا یہ نتیجہ یعنے یہ نبوت جس کا آپ کو دعویٰ ہے۔ دوسرے لفظوں میں محدثیت ہی ہے۔ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کے اگلے حصہ کے خلاف پاتا ہوں۔ بلکہ اس نتیجہ کے بھی خلاف پاتا ہوں جو ڈاکٹر صاحب نے اس تحریر سے اخذ فرمایا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود اس کے آگے کثرت مکالمہ و مخاطبہ و کثرت امور غیبیہ کے اظہار کو از روئے قرآن مجید نبوت قرار دینے کے بعد صاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کرتے ہیں :-

"یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر اُمور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں آیت لا یظہر علیٰ غیبہ الخ کا کامل مصداق بجز آپ کے اور کوئی نہیں ہوا۔ چنانچہ اس امر کو جناب ڈاکٹر صاحب خود بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ جیسا کہ ان کے حوالے جو پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے اب اگر کثرت مکالمہ مخاطبہ کو محدثیت کی شرط قرار دیا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر بالکل بے معنی ہو جا[illegible] کئی مح[illegible] کو یہ[illegible] حال[illegible] [illegible] فرماتے ہیں :-

"دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔

اور پھر ساتھ ہی فرماتے ہیں :-

"حکمت الٰہیہ نے انہیں اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا"

پس جب پہلے لوگوں کو کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت امور غیبیہ کی نعمت پورے طور پر نہیں ملی۔ اور باوجود اسکے وہ محدث ہوئے ہیں۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ پوری نعمت کا ملنا صرف نبی کے لئے مخصوص ہے۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ صرف نبوت کی شرط ہے۔ نہ کہ محدثیت کی۔ اگر اسے محدثیت کی شرط قرار دیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بیان کو کہ دوسرے عام لوگ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں۔ خلاف واقع ماننا پڑے گا۔ مگر چونکہ یہ امر خلاف واقع نہیں۔ بلکہ حضور نے منکرین کے ذمہ بار ثبوت ڈالا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب خود بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ اس شرط کو بدرجہ کمال مسیح موعودؑ سے پہلے کسی نے حاصل نہیں کیا۔ اس وجہ سے پہلے لوگ مجازی نبی بھی نہیں کہلا سکتے۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ اس نبوت کا مفہوم وہ محدثیت تو نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اُمت محمدیہ میں کئی افراد میں پائی گئی ہے۔ اگر وہی مفہوم ہوتا۔ تو آپ لفظ محدث کو بدلکر کبھی بھی نبی کا لفظ نہ لکھتے۔ کیونکہ آپ سے پہلے تیرہ سو سال میں اُمت محمدیہ کا کوئی محدث نبی نہیں کہلا سکتا۔ پس آپ نے مجدد صاحب سرہندی رح کے حوالہ میں محدث کی جگہ نبی کا لفظ لکھ کر اس امر کی تشریح کر دی ہے کہ مجدد صاحب کی مُراد لفظ محدث سے یہاں نبی ہے نا غیر۔ یعنی محدث سے مراد ایسا محدث ہے۔ جو نبی بھی ہو۔ نہ یہ کہ ایسا محدث جو غیر نبی ہو ÷

اگر یہ امر تسلیم نہ کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ آپ نے یہ امر خلاف واقع لکھ دیا ہے۔ کہ مجھ سے پہلے تیرہ سو سال میں اس شرط کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت امور غیبیہ کو کسی نے حاصل نہیں کیا۔ اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ اگر یہ محدث کی شرط ہے تو ماننا پڑیگا۔ کہ دوسرے محدثین نے بھی اسے پورا کر لیا۔ اور اپنے تئیں اس نام کا مستحق بنا لیا۔ پس چونکہ ڈاکٹر صاحب تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کا یہ بیان درست ہے۔ لہذا اسے غیر نبی محدث کی شرط نہیں سمجھا جا سکتا [illegible]

[illegible] شرح ہوں [illegible] اقد[illegible] صاحب سرہندی کی تحریر میں تطبیق [illegible] [illegible] میٹھے باتیں کرتے [illegible]

خاکسار قاضی محمد نذیر۔ مولوی فاضل [illegible]

علماء سے اسلام کو نقصان

ایک وقت تھا۔ جب مسلمان لیڈروں نے منتیں اور خوشامدیں کر کر کے علماء کو اپنے سیاسی کاموں میں شریک کیا تھا۔ ان کی بے حد تعظیم و تکریم کی جاتی تھی۔ اور ان کے فتووں کو آسمانی وحی کا درجہ دیکر بلا چون و چرا قابل عمل سمجھا جاتا تھا لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ انہی علماء کو تمام خرابیوں کی جڑھ اور تمام ناکامیوں کا باعث بتایا جاتا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اسلام کو بدنام کرنے اور عوام کو دھوکا اور فریب میں ڈالنے کا جرم بھی ان پر عائد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ انگریزی معاصر "اسلامک ورلڈ" لکھتا ہے :-

"ملانوں نے اسلام کے کاز کو بہت بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے بالعموم اصلاحات کے راستہ میں مشکلات پیدا کر دی ہیں انھوں نے رسول اکرم کی خوبصورت اور اعلیٰ تعلیم کو بدنما کر دیا ہے۔ اور اس سے بددل کرا دیا ہے۔ انہوں نے اپنی خودغرضانہ اغراض کے لئے اسلام کے صاف و سادہ احکامات کو توڑ موڑ لیا ہے۔ جو عوام ان کی پیروی کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ اور ان کی ریاکاریوں وابلہ فریبیوں کا بآسانی شکار ہو جاتے ہیں۔ عملی طور پر دنیائے اسلام کے دلوں پر ملانوں کا پورا پورا راج رہا ہے۔ اور مسلمانوں میں جو خرابیاں اور بُری باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ بہت حد تک اسکی ذمہ داری انہی خودغرض ملانوں کے سروں پر ہے"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ علماء نے مسلمانوں کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ اس قدر کسی اور فرقہ نے نہیں پہنچایا۔ اور جب تک عوام کو ان کے بیجا اثر سے آزاد نہ کرایا جائیگا۔ ان کی نقصان رسانی ختم نہ ہو گی ÷

آریوں کی ایک اور اشتعال انگیز کتاب

ابھی رنگیلا رسول کے مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہؤا۔ کہ آگرہ سے "ودیتر جیون" کے نام سے ایک ہندی کی کتاب پنڈت کالی چرن آریہ نے مسلمانوں کے زخمی دلوں پر اور چرکے لگانے کے لئے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر اس قدر ناپاک اور گندے حملے کئے گئے۔ اور ایسے دل آزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ کہ کوئی مسلمان تو الگ رہا۔ کوئی شریف آدمی بھی اپنے دل میں درد محسوس کئے بغیر نہ رہے گا۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحبان اپنی تحریروں اور تقریروں میں صلاحیت پیدا کرنے کی بجائے دن بدن اشتعال انگیز رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ملک کے امن و امان کی خاطر گورنمنٹ کو اس قسم کی دل آزار کتابوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ گورنمنٹ کو آگرہ سے شائع ہونیوالی کتاب کے متعلق بھی ضرور مناسب کارروائی کرنی چاہیئے ÷

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

چندہ خاص کی تحریک

ریزرو فنڈ قائم کرنے کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ
فرمودہ ۵ر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- میں نے پچھلے دنوں سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے

چندہ خاص

کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ جس کی مقدار ماہوار آمدنی کے ۳۰ فیصدی سے لے کر ۵۰ فیصدی تک حسب استعداد اور ہر ایک کے حالات کے مطابق تھی۔ اب میں اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمارے چندوں کی تعداد قلیل سے قلیل بجٹ کو بھی جو ہر رنگ میں کانٹ چھانٹ کر بنایا گیا ہے۔ پوری نہیں کر سکتی۔ جب تک ہمارے ماہواری چندوں میں اضافہ نہ ہو

چندہ خاص کی ضرورت

رہے گی۔ جوں جوں چندہ عام میں غافل اور سست آدمیوں کے غفلت اور سستی چھوڑ دینے یا جماعت کے بڑھ جانے سے اضافہ ہوگا۔ اسی حالت میں چندہ خاص میں کمی ہو سکے گی۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس سال کے ابتدائی مہینوں میں تمام لوگوں کو درپیش تھے۔ یعنی غلہ کی کمی اور قحط سالی۔ اس وجہ سے چندہ خاص کی تحریک کو میں نے بہت پیچھے ڈال دیا تھا لیکن چونکہ تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ کام کرنے والوں کو کام کرنے کے لئے وقت بھی دیا جائے۔ اس لئے غلہ کے نکلنے سے ایک یا ڈیڑھ مہینہ پیشتر اعلان کر دیا گیا تھا۔ پھر یہ بات بھی مدنظر تھی۔ کہ لوگ رمضان میں بھی کام پورے طور پر نہیں کر سکتے۔ مگر اب یہ دونوں حالتیں بدل گئی ہیں۔ رمضان ختم ہو چکا ہے۔ اور نیا غلہ نکل رہا ہے۔ ہندوستان میں تو غلہ گھروں میں بھی آ چکا ہے لیکن پنجاب میں ابھی ایسا نہیں ہوا۔ مگر کھیتیاں کاٹی جا چکی ہیں۔ اب دوستوں کو خصوصیت سے چندہ خاص کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ قادیان کے دوستوں نے بھی پورے طور پر چندہ میں حصہ نہیں لیا۔

نصف سے کچھ زیادہ تعداد

ہے جس نے چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ یا ادا کیا ہے اور ۴۰ فیصدی کے قریب ایسے لوگ ہیں۔ جنہوں نے یا تو وعدے ہی نہیں لکھوائے۔ اور اگر لکھوائے ہیں۔ تو نہ لکھوانے کے برابر۔ مثلاً کام کرنے والوں کی کچھ ایسی تعداد ہے۔ کہ اگر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کبھی انہیں کام ملتا ہے۔ اور کبھی نہیں بھی ملتا۔ اگر ان کی آمد کا نصف بھی شمار کیا جائے۔ تو بھی چندہ خاص ان کی طرف ۱۵-۲۰ روپیہ بنتا ہے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اسی قدر لکھاتے۔ مگر انہوں نے ۴ یا ۵ روپیہ لکھائے ہیں۔ اب ان کے کام کے لحاظ سے یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایک لوہار یا ایک بڑھئی یا ایک معمار صرف دس بارہ روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ مگر جو شخص ۴ روپیہ چندہ خاص لکھاتا ہے۔ وہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کی ماہوار آمدنی دس یا بارہ روپیہ ہے حالانکہ اب قادیان میں مزدور بھی اس سے زیادہ کماتے ہیں۔ ہمارے چندے

مقررہ رقم کے مطابق

ہونے چاہئیں۔ اور جس طرح دوسرے دوست اس کے مطابق چندہ لکھواتے ہیں۔ اسی طرح باقیوں کو بھی لکھوانا چاہیئے۔ کوئی وجہ نہیں جماعت کا ایک حصہ تو اس بوجھ کو اٹھائے اور دوسرا نہ اٹھائے۔ جن کاموں پر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ وہ کسی کے ذاتی نہیں۔ اسلام کی اشاعت۔ جماعت کی تعلیم و تربیت غرباء کی مدد اور دوسرے جماعت کے کاموں پر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ واری سب پر ہے۔ درحقیقت اس قسم کی سستی اور غفلت

ایمان کی کمزوری

کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ جس وقت ایک شخص قربانی کر کے آگے نکل رہا ہوتا ہے۔ دوسرا شور مچا رہا ہوتا ہے۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں کچھ نہیں دے سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ بسا اوقات

دو اشخاص

کی ایک ہی جتنی تنخواہ ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات ایک کے گھر کے آدمی دوسرے سے زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر وہ شخص زیادہ بشاشت اور خوشی سے چندہ دیتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں دیتا ہے۔ اس شخص کی نسبت جس کے لواحقین کم تعداد میں ہوتے ہیں۔ مگر تنخواہ یا آمد مساوی ہوتی ہے۔ ایسا شخص چندہ لکھوانے میں کمی کرتا ہے۔ اور پھر ادائیگی میں مشکل پیدا کرتا ہے۔ اس سے اس نتیجہ پر پہنچنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ کہ اس میں

اخلاص کی کمی

ہے۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ ایک آدمی مساوی بلکہ بعض اوقات کم آمدنی رکھتے ہوئے زیادہ چندہ لکھاتا اور زیادہ اخلاص سے ادا کرتا ہے۔ اور دوسرا چندہ لکھاتے وقت بھی سستی کرتا اور ادائیگی کے وقت اس سے بھی زیادہ سستی سے کام لیتا ہے۔ جو لوگ احمدیت کو سچا سمجھ کر سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ

یہ فرق کیوں ہے؟

یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو دوسرے بتائیں۔ تب معلوم ہو۔ بلکہ ہر شخص اپنے متعلق خود دیکھ سکتا ہے۔ کہ میرے ایسے بھائی موجود ہیں۔ جن کے اخراجات مجھ سے زیادہ ہیں۔ یا آمدنی مجھ سے کم ہے۔ ان کو چندہ دیتے وقت کسی قسم کا ملال نہیں ہوتا۔ اور وہ مجھ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مجھے ملال پیدا ہوتا ہے۔ اور میں ان کے برابر چندہ نہیں دے سکتا۔ یہ خیال خود اس شخص کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے۔ جو خدمت دین میں دوسروں سے پیچھے رہتا ہو۔ اور اسے اس بات کا منتظر نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ یہ بات اسے کوئی دوسرا یاد دلائے۔ عام طور پر لوگوں کو دوسروں کی آمد کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ چندہ لکھواتے وقت میرے دل میں ملال پیدا ہوتا ہے مگر دوسرا مجھ سے زیادہ لکھوا کر کوئی ملال محسوس نہیں کرتا۔ پھر میں چندہ ادا کرنے میں لیت و لعل کرتا ہوں۔ اور وہ خوشی سے دے دیتا ہے۔ جب ہمارے ظاہری حالات برابر ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ چندہ دینے میں فرق ہے۔ اگر اس طرح انسان غور کرے۔ تو بہت جلدی اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ وہ لوگ جو دوسروں کے بتانے کے منتظر رہتے ہیں۔ عام طور پر وہ ہدایت نہیں پاتے۔ ہدایت وہی پاتے ہیں۔ جو

اپنے ایمان کی آپ فکر

کرتے ہیں۔ اور اپنا علاج آپ کرتے ہیں۔

چونکہ چندوں وغیرہ کے اعلان جلسوں میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ دوسرے اس کے مقابلہ میں کس طرح اور کس قدر حصہ لے رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بہت سے لوگ بجائے اس کے کہ دوسروں کی قربانی اور ایثار کا پتہ لگا کر اپنے نقص دور کریں۔ دوسروں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ انہیں جگاتے کیوں ہیں۔ اس وقت میں سب سے پہلے

قادیان کے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں قربانی اور ایثار سے کام لیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں کارکنوں کو ملامت بھی کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے چندہ کی وصولی میں اس اخلاص سے کام نہیں لیا۔ جو لینا چاہیئے تھا۔ بلکہ اس دیانتداری سے بھی کام نہیں لیا۔ جو ایسے موقعہ پر ضروری تھی۔ چندہ کی تحریک کئے دو مہینے ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک قادیان سے بھی وصولی کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور باوجود اس کے کہ میں نے کئی بار توجہ دلائی ہے۔ کہ

قربانی اور ایثار

کرنے والوں کی مثالوں سے دوسروں کو آگاہ کرنا چاہیئے اور اس قسم کی باتوں کا ذکر اخباروں میں آنا چاہیئے۔ تاکہ ان لوگوں کے لئے تازیانہ ہو۔ جو سستی اور کوتاہی کرتے ہیں مگر کچھ نہیں کیا گیا۔ دیکھو انسان تو انسان جانوروں میں بھی

دوسروں کو دیکھ کر بڑھنے کی حس

ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ گھوڑے کی سواری میں میرا ایک گھوڑا تھا۔ جو بہت سفر کر کے تھک جانے کی حالت میں مارنے پر بھی تیز نہیں چلتا تھا۔ لیکن ایک دفعہ جب کہ وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ ایک تازہ دم گھوڑا آ گیا۔ اسے دیکھکر وہ اس قدر زور سے بھاگتا اور آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ کہ روکتے روکتے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ تو جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ ان میں اپنے ہم جنس سے مقابلہ اور اس سے بڑھنے کی خواہش ہوتی ہے جب حیوانوں میں یہ بات ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ انسان اور پھر مومن انسان جب دیکھے۔ کہ اور لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے میں بڑھ رہے ہیں۔ تو وہ خوش بیٹھا رہے پس میرے نزدیک جہاں لوگوں کا قصور ہے۔ کہ انہوں نے چندہ خاص کی تحریک میں پوری سرگرمی سے کام نہیں لیا۔ وہاں کارکنوں کا بھی قصور ہے۔ اور بہت حد تک انہی کا قصور ہے۔ کہ انہوں نے تحریک کو مؤثر بنانے کی کوشش نہیں کی۔ اب میں کارکنوں اور قادیان کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سرگرمی سے اس تحریک میں حصہ لیں +

پھر میں

بیرونی جماعتوں کو

توجہ دلاتا ہوں۔ بیرونی جماعتوں سے چندہ خاص کی آمد کا اندازہ ۵۰ ہزار تک کا تھا۔ مگر اس وقت تک جو فہرستیں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیس ہزار سے چند سو اوپر یا چند سو نیچے تک چندہ پہنچا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ

بہت سی جماعتیں

ایسی ہیں۔ جو ابھی اس تحریک میں شامل نہیں ہوئیں اگر زمیندار جماعتوں کو نکال بھی دیا جائے۔ تو ۱۰ ہزار کے قریب رقم ایسی جماعتوں کے ذمہ پڑتی ہے۔ جو زمیندار نہیں ہیں + اگر ہم سلسلہ کے کام کو

صحیح طریق

پر چلانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا صرف یہی طریق نہیں ہے کہ بجٹ کو چندہ عام کے ماتحت لائیں یا آمد کو بجٹ کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ

ریزرو فنڈ

بھی قائم کیا جائے۔ جس کی سالانہ اس قدر آمد ہو۔ کہ جب کبھی جماعت کی آمدنی میں کسی وجہ سے کمی واقعہ ہو جائے یا کوئی خاص خرچ آ پڑے۔ تو اس آمدنی سے کام لیں وہ لوگ جن کے گذارہ کا انحصار صرف اس آمد پر ہوتا ہے کہ ادھر آئی اور ادھر خرچ ہو گئی۔ وہ ہمیشہ تکلیف میں رہتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ ایک حصہ آمد کا ایسا ہو۔ جو مستقل ہو۔ موجودہ بجٹ جو ۲½ لاکھ کے قریب ہوتا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ۴ فیصدی مستقل آمد کے لئے ریزرو فنڈ اس قدر ہونا چاہیئے۔ جس کی آمد

ایک لاکھ سالانہ

ہو۔ اور یہ ۱۵ لاکھ کے ریزرو فنڈ سے پیدا ہو سکتی ہے بظاہر یہ بڑی رقم ہے۔ لیکن اگر تدبیر اور توجہ سے اس کے مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو اس کا پورا ہونا کوئی مشکل بات نہیں۔ بہت آسانی سے یہ پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو چلانے کے لئے

وصایا کا عظیم الشان طریق

رکھا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ طریق کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اگر کامیابی میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو انسان کے اپنے عمل سے۔ نہ کہ اس طریق کے ناقص ہونے سے۔ دیکھو جب قرآن کریم آیا۔ تو جن لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ وہ مٹھی بھر ہوتے ہوئے ساری دنیا پر غالب آ گئے۔ لیکن باوجود اس کے کہ اب بھی وہی قرآن ہے۔ اور مسلمان لاکھوں کروڑوں ہوتے بھی ترقی نہ کر سکے انہوں نے نادانی سے سمجھا۔ کہ قرآن میں نقص ہے۔ ہے تالے اور ہم قرآن کو چھوڑ کر ترقی کر سکتے ہیں۔ اس پر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ تا آپ کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے۔ اب دیکھو ہماری نہایت ہی قلیل جماعت جو تھوڑا بہت کام کر رہی ہے اس سے دشمن بھی اقرار کر رہے ہیں۔ کہ یہ جماعت غالب ہونے والی ہے۔ اور اس طرح ثابت ہو رہا ہے۔ کہ قرآن کریم کا نقص نہیں۔ بلکہ اس پر عمل نہ کرنے والوں کا نقص ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے سلسلہ کا کاروبار چلانے کے لئے وصیت کا ایک ایسا طریق رکھا ہے۔ کہ اگر اس پر صحیح طریق سے عمل کیا جائے۔ تو کبھی مشکل نہ پیش آئے۔ اسی لئے میں کارکنوں سے کہا کرتا ہوں۔ کہ اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اگر اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا جاتا۔ اور جو ہدایات اس بارے میں میں دیتا رہا ہوں۔ ان پر عمل کیا جاتا تو اس وقت تک ۴-۵ لاکھ روپیہ جمع ہو جاتا +

وصایا کی آمد

غیر معمولی آمد ہے۔ ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے۔ جس کی دس لاکھ کی جائداد ہوتی ہے۔ اس کی جائداد سے اگر ایک لاکھ روپیہ آ جائے۔ تو یہ غیر معمولی آمد ہو گی۔ کیونکہ ہر سال اتنا روپیہ اس طرح نہیں آ سکتا۔ اگر وصایا کی آمد کو غیر معمولی آمد قرار دے کر بجٹ میں شامل نہ کیا جائے۔ اور اسے علیحدہ رکھا جائے۔ تو چند سال میں ۱۵ لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز بتائی تھی۔ کہ وصیت کی آمد پانچ سو یا اس سے زائد جو اکٹھی آئے۔ اس کو

غیر معمولی آمد

سمجھا جائے۔ اور ریزرو فنڈ میں شامل کر دیا جائے۔ اس طرح اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے۔ اور جماعت کو

وصیت کی اہمیت

بتائی جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ طریق ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ ہزاروں آدمی جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے +

اس کے علاوہ اور بھی تدابیر ہیں۔ مثلاً چندہ عام اگر بجٹ کو پورا کر دے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ۲-۳-۳-۴ سال کا وقفہ دیکر چندہ خاص جمع کر کے ریزرو فنڈ میں داخل کر دیا جائے۔ اس طرح کرنے سے

جماعت کی مالی حالت

محفوظ ہو سکتی ہے۔ اور کوئی کام مالی مشکلات سے بند کرنے کا خدشہ نہیں ہو سکتا۔ مشکلات کئی رنگ اور کئی طریق سے پیش آتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات ایک شخص مخلص بھی ہوتا ہے۔ مالی امداد دینے کو اس کا جی بھی چاہتا ہے مگر ایسے مشکلات میں پڑا ہوتا ہے۔ کہ اپنی

نیت کے مطابق

عمل نہیں کر سکتا۔ مثلاً ایک سوداگر ہے۔ اس کے کاروبار میں اگر نقصان واقعہ ہو جائے۔ تو پھر اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ جس قدر سلسلہ کی امداد وہ پہلے کرتا

تھا۔ اسی قدر اپنی مالی حالت خراب ہو جانے کی صورت میں بھی کریگا۔ کیونکہ پہلے اسے ۲۵۔۳۰ ہزار سالانہ کی آمد ہوتی تھی اور اب وہ ۵۔۱۰ ہزار سالانہ قرض لیکر گذارہ کرتا ہے پھر وہ پہلے کی طرح کس طرح خدمت کر سکتا ہے۔ یہی حال زمینداروں کا ہے۔ فصل ماری جائے۔ تو انہیں نقصان اُٹھانا پڑتا ہے بعض دفعہ سیالکوٹ کے ضلع کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر بارش نہ ہو۔ تو ایک علاقہ ایسا ہے۔ جہاں بیج کی قیمت بھی وصول نہیں ہو سکتی۔ کنوؤں کا پانی کھاری ہے۔ وہ کھیتوں کو دیا نہیں جا سکتا۔ اور اگر بارش نہ ہو۔ تو فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں زمیندار بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ ہر زرد فنڈ ہو۔ میں اس

خطبہ کے ذریعہ

جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ چندہ خاص کے متعلق میری جو تحریک شائع ہو چکی ہے۔ اس کی طرف جن لوگوں نے توجہ نہیں کی۔ یا ان کی توجہ میں کمی رہ گئی ہے۔ وہ پورے طور پر متوجہ ہو کر اسے پورا کریں۔ اور دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنھوں نے وصیت نہ کی ہو۔ وہ کر کے اپنے

ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت

دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ جو شخص وصیت نہیں کرتا۔ مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔ مگر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت

اقل ترین معیار

ہے۔ یعنی یہ تھوڑے سے تھوڑا حصہ ہے۔ جو وصیت میں دیا جا سکتا ہے۔ مگر مومن کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا مومن بننے کی کوشش کرے۔ بلکہ بڑے سے بڑے درجہ کا مومن بننا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ رشتہ داروں اور لواحقین کو مدنظر رکھ کر کہا گیا ہے۔ کہ ۱/۳ حصہ سے زیادہ وصیت میں نہ دے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ ۱/۱۰ حصہ سے زیادہ نہ دے۔ مگر دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر دوست ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنے پر کفایت کرتے ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید ان کا یہ خیال ہو کہ وصیت کا مفہوم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنا ہی ہے۔ حالانکہ یہ ادنیٰ مقدار بیان کی گئی ہے۔ اور مومن کے لئے یہی بات مناسب ہے۔ کہ جس قدر زیادہ دے سکے دے۔ ایمان اور

مومن کی شان

کو مدنظر رکھتے ہوئے تو یہی ہونا چاہیئے۔ جو وصیت کرے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں جو اتنا حصہ مجبوراً نہ دے سکے۔ وہ اس سے کم دیدے۔ پس

اصل وصیت

۱/۳ حصہ کا نام ہے۔ ہاں جو یہ نہ دے۔ وہ اس سے کم ۱/۱۰ حصہ تک دے سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ایک شخص اپنی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے لائے۔ اور اپنی حالت پر نظر کرے تو اسے معلوم ہو کہ مجھ سے بے شمار غلطیاں اور کمزوریاں سرزد ہو چکی ہیں۔ اب مرنے کے وقت تو مجھے خدا تعالیٰ سے صلح کر لینی چاہیئے۔ یہ خیال کر کے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ دے دینا بھی اس کے لئے دوبھر نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جو شخص خود جائداد پیدا کرتا ہے۔ اُسے یہ بھی امید رکھنی چاہیئے کہ اس کی اولاد بھی ایسی ہی ہوگی۔ کہ جائداد بڑھائے گی۔ جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے۔ کہ اگر میں وصیت میں جائداد دے دوں گا۔ تو

اولاد کیا کھائیگی

وہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس کی اولاد نالائق ہوگی۔ ایک شخص جس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے کوشش کر کے کئی ہزار کی جائداد پیدا کر لی۔ تو اسے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ اس کی اولاد اس سے بھی بڑھ کر ترقی کریگی۔ اور اسی رنگ میں

اولاد کی تربیت

کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دُنیا میں ترقی کر سکے۔ ورنہ جو اولاد کی اس طرح تو تربیت نہیں کرتا۔ اور یہ سمجھتا ہے۔ جو کچھ میں نے کمایا ہے اسی پر اولاد کا گذارہ ہوگا۔ وہ اپنی اولاد کو نالائق سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا عند ظن عبدی بی بندہ میرے متعلق جیسا خیال کرتا ہے۔ میں ویسا ہی کر دیتا ہوں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہو۔ کہ ہماری اولاد نکمی اور نالائق ہوگی۔ ہم جو دے جائیں گے۔ اسی پر اس کا گذارہ ہوگا۔ اسے بڑھا نہیں سکے گی۔ تو خدا تعالےٰ ایسی اولاد سے یہی معاملہ کریگا۔ کہ اسے نالائق بنا دیگا۔ لیکن اگر یہ خیال ہو۔ کہ ہماری اولاد ہم سے بھی زیادہ ہوشیار اور قابل ہوگی۔ اور دین کی خدمت کرنے میں ہم سے بھی بڑھ جائیگی تو میں سمجھتا ہوں۔ ایسی اولاد کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کریگا۔ کبھی

خدا کے بندہ کا قول

ہے کہ کسی سچے مومن کی سات پُشتوں تک کسی کو سوال کرتے نہیں دیکھا جائے گا۔

پس وصیت کرتے ہوئے احباب کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے۔ وہ ۱/۳ ہے۔ اور ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے کہ

زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت

کرے۔ ہاں اگر اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ۱/۳ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۴ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۴ حصہ کی نہ کر سکے۔ تو ۱/۵ کی کرے اگر ۱/۵ حصہ کی نہ کر سکے۔ تو ۱/۶ حصہ کی کرے۔ اور اگر ۱/۶ حصہ کی نہ کر سکے۔ تو ۱/۷ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۷ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۸ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۸ حصہ کی نہ کر سکے۔ تو ۱/۹ حصہ کی کرے۔ اور اگر کچھ بھی نہ کر سکے۔ تو ۱/۱۰ حصہ کی کرے۔

میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ اگر دوست اس رنگ میں اپنے فرائض ادا کرینگے۔ تو خدا کے فضل سے

بہت جلد کامیابی

حاصل ہوگی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ لوگوں کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور جو اسلام کی اشاعت کا کام اس نے ہمارے ذریعہ جاری کیا ہے۔ اُسے ہماری سُستی سے نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ دن بدن ترقی کرے۔

میں ابھی ایک سفر سے واپس آیا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر خصوصیت سے خوشی ہوئی۔ کہ ہمارا

نوجوان طبقہ

تبلیغ کی طرف متوجہ ہے۔ اگرچہ ابھی ایک حصہ سُست بھی ہے مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ ایک حصہ نے ادھر توجہ کی ہے میں

قادیان والوں کو

بھی خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ارد گرد کے لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکز میں ہماری جماعت اس قدر مضبوط ہو گئی ہے۔ کہ ارد گرد کے دیہات کے لوگوں کو اب یہ خوف نہیں۔ کہ احمدی ہوئے۔ تو مشکل پیش آئے گی۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ لوگ احمدیت میں داخل ہوں۔ جتنی جماعت بڑھے گی۔ اتنی ہی مالی مشکلات میں کمی ہوتی جائے گی۔ اور پھر تربیت میں بھی آسانی ہوگی۔ کیونکہ جب جماعت تھوڑی ہو۔ تو بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ان میں سے نکلکر دوسروں میں شامل ہو جائیں گے۔ مگر جب جماعت مضبوط ہو۔ تو اس کو چھوڑ کر دوسروں میں جانا مشکل ہوتا ہے۔ پس اگر تبلیغ کی طرف توجہ کی جائے تو یہ بھی جماعت کی مضبوطی کا باعث ہوگی ۞ (۳۰ منٹ کی تقریر)

قادیان کو وطن بناؤ

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس الفاظ)

"جو شخص سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص (?) نہ رہے" (تریاق القلوب)

عیسائی صاحبان سے چند سوال

(۱) عہد عتیق سے کوئی ایک حوالہ ایسا پیش کیجئے جس سے ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کی تھی - کہ ایک وقت میں انسانی ضروریات کا محتاج اور کیفیات حیوانی سے متکیف ہو کر دنیا میں آؤں گا (مثلاً رحم مادر میں رہنا - کھانا - پینا - سونا - جاگنا - مار کھانا وغیرہ)

(۲) جناب مسیح علیہ السلام یا بقول آپ کے یسوع مسیح نے ایسے لفظوں میں خدائی کا دعویٰ کیا ہو - جو لفظ خدا تعالیٰ کیلئے مخصوص ہوں

(۳) اگر مسیح نے ایسے لفظ نہیں کہے تو کم از کم یہ بتایا جائے کہ انہوں نے اپنی عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے کہا ہو ⁂

(۴) کیا بارہ حواریوں میں سے کسی نے حضرت مسیح کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے - جو لفظ الوہیت باری کے لئے مخصوص ہوں

(۵) بارہ حواریوں کے علاوہ اس وقت کے ماننے والوں میں سے ہی کسی نے جناب یسوع مسیح کو ایسے الفاظ میں مخاطب کیا پایا دکھا ہو - جو خدائی کو متلزم ہوں - اور وہ الفاظ کسی غیر پر نہ بولے جائیں -

اگر ان اخیر اضافات کا جواب نفی میں ہے - اور یقیناً نفی میں ہے تو عیسائی صاحبان سے میں گذارش کروں گا - کہ یسوع مسیح کی الوہیت کا عقیدہ ترک کر دیں - تا انہیں "عدالت کے دن" ان الفاظ کا مصداق نہ بننا پڑے کہ "اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے - اے خداوند اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی - اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا - اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے اس وقت میں اُن سے صاف کہدوں گا - کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی - اے بدکارو! میرے پاس سے چلے جاؤ"

(متی ۷/۲۲-۲۳)

پادری عبد الحق صاحب سے یہ سوال میں نے بدوملہی کے مباحثہ میں پھر سیالکوٹ کے مباحثہ میں کئے تھے - مگر باوجود بار بار چیلنج دینے اور پُر زور مطالبات کے ان سے ان کا جواب نہ بن آیا - میں خدائے حی و قدیر - وحدہٗ لاشریک - لم یلد و لم یولد کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں - کہ وہ اب بھی ان کا جواب اثبات میں پیش کرنے سے عاجز ہیں - ولو کان بعضکم لبعض ظہیرا - خاکسار غلام احمد بدوملہوی

ایک تبلیغی ٹریکٹ نسکل اخبار

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے ایک جدید ٹریکٹ موسوم بہ ہستی باری تعالیٰ مصنفہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نسکل اخبار دو ورقہ نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی اور کاغذ پر چھاپا ہے - قیمت فی

قتل مرتد اور فقہ

(۳)

یہ مضمون جو مولانا ابو الجلال صاحب ندوی اعظم گڈھی کا لکھا ہوا ہے - اس کے دو حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں - جن میں قتل مرتد کے متعلق قرآن اور حدیث کے رُو سے بحث کی گئی ہے - تیسرا حصہ حسب ذیل ہے :-

قرآن مجید میں محض ارتداد کی سزا کچھ بھی مذکور نہیں البتہ اس کی تصریح ہے - کہ دین میں زبردستی نہیں - قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے - کہ یہود نے مسلمانوں کے خلاف سازش کی تھی - جن کے اثر میں اگرچہ ضعیف القلب لوگ بھی مرتد ہوئے آنحضرؐ کو اس کا بڑا رنج ہوا - مگر خدا نے فرمایا کہ انکی تطہیر قلب مشیت الٰہی کے خلاف ہے - خدا نے انکو فتنہ میں گرفتار کرنا چاہا ہے - اسلئے خدا کی طرف سے ان کے حق میں آپ کو کچھ اختیار نہیں دیا گیا ہے - وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا - حدیثیں جس قدر مروی ہیں - ان میں یہ صلاحیت نہیں کہ قرآن کریم کے اس حکم کی تنسیخ کریں - صحیح حدیثوں اور قرآن مجید پر جانچنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قتل مرتد کی علت غائی نہ صرف ارتداد ہے - بلکہ اصلی علت محاربہ اور جنگ ہے -

آنحضرت صلعم کے زمانہ سے لیکر جامعین فقہ کے آخر تک ارتداد اور بغاوت یا دشمنوں کے ساتھ سازش لازم و ملزوم تھے - صحابہ کے عہد سے لیکر بنی اُمیہ کے آخری زمانہ تک کوئی شخص یا گروہ مرتد نہ ہوا جس پر دشمنوں کے ساتھ سازش لحوق بالکفار (کافروں سے مل جانا) حکومت وقت سے بغاوت وغیرہ کا الزام عائد نہ ہوا ہو - اسی بنا پر فقہ کی کتابوں میں ارتداد اور بغاوت کا ذکر ایک ساتھ کیا جاتا ہے - اس زمانہ کے سیاسی نقشہ کے مطابق فقہائے اسلام یہ رائے قائم کرنے کے لئے مجبور تھے کہ ہر مرتد محارب ہے کتب فقہ کی مبسوطات خصوصاً متقدمین کے تصنیفات و شروح دیکھو - تقریباً ہر بڑے فقیہہ نے تسلیم کیا ہے کہ ہر مرتد حربی ہے آج بھی ہمارے علماء قتل مرتد پر کچھ کہتے ہوئے یہ ضرور کہدیا کرتے ہیں کہ ارتداد بذات خود خدا اور رسول کے ساتھ جنگ ہے - اس قسم کے جملے درحقیقت کوئی نئی بات نہیں - بلکہ یہ جملے بعینہا ہمارے ائمہ کے اقوال ہیں - جن کے ترجموں کو نہایت زور کے ساتھ دُہرایا جاتا ہے - مگر یہ دُہرانے والے اسپر غور نہیں کرتے کہ آخر اس قسم کے جملے بزرگوں نے کیوں فرمائے - اگر وہ اسباب پر ذرا بھی غور کریں کہ مسائل ارتداد کا بیان فقہاء و محدثین دونوں نے کیوں "کتاب الجہاد" یا "باب المحاربین" کے ذیل میں بیان کیا - انہوں نے احکام ارتداد کو کسی الگ باب میں کیوں نہیں لکھا - تو صاف معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ "محارب" اور "مرتد" میں فرق نہیں کر سکتے تھے - اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ واقعۃً وہ نفس ارتداد کو محاربہ سمجھتے تھے - بلکہ واقعہ صرف یہ ہے کہ اس زمانہ میں فی نفس الامر ۹۹/۱۰۰ مرتد محارب اور دشمنان حکومت کا دست و بازو یا باغیوں کا معاون ہوتا تھا - اسی بنا پر بھی یہی حکم لگایا گیا - امام طحاوی فرماتے ہیں :-

ذھب مولاء الی ان حکم من ارتد عن الاسلام حکم الحربی الذی بلغتہ الدعوۃ فانہ یقاتل من قبل ان یدعی - ان فقہاء کا خیال ہے کہ اسلام سے مرتد ہونیوالا اس حربی کے درجہ میں ہے جسے دعوت پہنچ چکی اس سے جنگ کی جائیگی - بغیر اس کے کہ اسکو اسلام کی دعوت دی جائے -

مرتد کو محارب ہی سمجھنے کا نتیجہ ہے کہ :- اجمع العلماء علی قتل المرتد اذا لم یرجع الی الاسلام واصر الی الکفر واختلفوا فی قتل المرتدۃ - علماء کا مرتد مرد کے قتل پر اجماع ہے - اگر وہ اسلام کی طرف رجوع نکرے اور کفر پر مصر رہے - مگر مرتد عورت کے قتل میں اختلاف ہے -

امام ابوحنیفہ مرتد عورت کے قتل کے قائل نہیں وہ عورت کا قتل ناجائز سمجھتے ہیں - کتب احناف میں اس کے موافق جو حدیث پیش کیجاتی ہے - وہ وہی حدیث ہے جس میں مجاہدین کو ہدایت ہے - کہ وہ صرف جنگ آزما مردوں پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں - عورتوں پر نہیں - اسی سے قیاس کر لینا چاہیئے کہ امام صاحب کے نزدیک مرتد کی وجہ قتل وہی ہے جو کافر محارب کے ساتھ جنگ کرنے کی وجہ ہے

ہم سمجھتے ہیں کہ امام صاحب کی رائے بالکل صحیح ہے - وہ اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق یہ رائے قائم کرنے کے لئے مجبور تھے کہ مرتد بھی بنی بنائی تب بھی وہ محاربہ فساد انگیزی اور ارتداد تین جرائم کا مجرم ہے انہوں نے عامیانہ تعصب برت کر یہ نہیں کہدیا تھا کہ آج سے قیامت تک دنیا کا یہی نقشہ رہیگا - اور مرتد بہر صورت محارب فرض کر لیا جائیگا - انہوں نے تو اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق فتویٰ دیا تھا -

فقہائے متقدمین کے زمانہ میں مرتد ہونے والوں کی دشمنی مسلمانوں کے ساتھ اسقدر قطعی تھی - کہ وہ کسی مرتد سے صادقانہ توبہ کی امید نہیں کرتے تھے - اکثر فقہائے تابعین نے استتابۃ مرتدین کی بھی اجازت نہیں دی اور جلد سے جلد قتل کر دینے کا فتویٰ دیا - شاید انکو خطرہ ہو گا کہ ایک مرتد جتنے لمحوں تک زندہ رہیگا اس سے کوئی نہ کوئی فساد برپا ہوتا رہیگا امام ابوحنیفہ جیسے رحم دل بھی تین دن سے زیادہ توبہ کا موقع نہیں دیتے یہ کیا ہے؟ کیا یہ فقہا محض سخت دل تھے؟ نعوذ باللہ - کیا ان کو استتابۃ سے دشمنی تھی؟ ہرگز نہیں بلکہ وجہ یہ ہے - کہ جس زمانہ میں یہ لوگ فتوے دیتے تھے - ہر مرتد بدترین قسم کا محارب ہوتا تھا - اور مسلمانوں میں جنگ کرا دینے کی سازشیں کیا کرتا تھا - اس کے باوجود جن فقہا کی اسپر نظر تھی - کہ "محارب" الگ چیز ہے اور "مرتد" الگ چیز ہے - وہ استتابۃ کا کافی موقع دیتے ہیں چنانچہ امام نخعی کی رائے ہے کہ تا عمر انکو توبہ کا موقع دینا چاہیئے -

امام طحطاوی فرماتے ہیں :- نقل ابن بطال عن امیر المومنین علیؓ انہ یستتاب شہرا وعن النخعی یستتاب ابدا - ابن بطال نے امیر المومنین علی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مرتد کو ایک مہینہ تک توبہ کا موقع دیا جائے - اور نخعی سے نقل کیا ہے کہ ہمیشہ تک توبہ کا موقع دیا جائے -

اگرچہ کتب فقہ میں صاف طور پر تصریح نہیں ہے کہ مرتد اسی وقت قتل کیا جائیگا - جب مسلمانوں کے خلاف جنگ کرے یا بادشاہ اسلام سے بغاوت کرے یا مسلمانوں کے خلاف سازش کرے - لیکن فقہاء کے اس قول کو کہ

اقتباسات

مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیش کردہ ایڈریس کی حقیقت

حجاز میں مشورہ کی غرض سے سلطان ابن سعود نے ہندوستان کی اسلامی آبادی سے تین ممبر مانگے تھے۔ ایک مرکزی خلافت کمیٹی سے، دوسرا جمعیۃ علمائے ہند۔ اور تیسرا اہل حدیث کانفرنس سے۔ اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے جو ممبر مقرر ہو کر جائے گا۔ اس کے متعلق اہل حدیث احباب میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے ایک فریق مولانا ثناء اللہ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہتا ہے دوسرا اس کے خلاف ہے۔ اس لئے ہر ایک فریق کی یہ کوشش ہے۔ کہ اس کا پلہ بھاری رہے۔ اس مطلب کے لئے امرتسر میں مولانا ثناء اللہ کے لئے کوشش کی گئی۔ اور ان کو ایڈریس (سپاسنامہ) دلوائے گئے۔ جن میں سے ایک پر میرے دستخط بھی ہیں۔

اس کی ایک وجہ تو یہ تھی۔ کہ مجھے دستخط کرنے سے پہلے اہلحدیث فریق کے باہمی جھگڑوں کا صحیح علم نہ تھا۔ کیونکہ مجھے ان جھگڑوں سے کسی قسم کی دلچسپی نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ ہر مسلمان کے لئے جو اسلام کی کسی پہلو سے بھی خدمت کرتا ہے، میرے دل میں عزت ہے۔ اگرچہ مولانا ثناء اللہ صاحب فرقہ بندی میں جھگڑے ہوئے ہیں۔ اور باہمی منازعات کو تقویت دے کر اسلام اور مسلمانوں کو ضعف پہنچا رہے ہیں۔ تاہم آریوں کے مقابلے میں انہوں نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی پہلوؤں سے انہوں نے اسلام کی خدمات انجام دی ہیں یہی وجہ تھی۔ کہ جب سپاسنامے کا ابتدائی مسودہ جو کہیں سیاہی سے اور کہیں پنسل سے لکھا ہوا تھا۔ اور جس میں بعد میں بہت سا حذف و اضافہ کیا ہوگا۔ جب میرے روبرو پیش کیا گیا۔ تو میں نے بہت سرسری نظر سے دیکھ کر کچھ تامل کے بعد اس پر دستخط کر دیئے۔

سپاسنامہ پیش کرنے کے وقت میں موجود نہ تھا لیکن جن جن اصحاب نے سپاسنامے پر میرے دستخط کا ذکر سنا۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ ان کا تعجب بالکل بجا تھا۔ اس لئے کہ سپاسنامہ میں جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر میرے عقیدہ اسلامی اور میرے مفہوم خدمت اسلام اور میرے اصول کے بالکل خلاف ہیں۔ اور چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے دستخط سے بہت کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس سے فرقہ بندی کو بھی کچھ نہ کچھ تقویت حاصل ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس کے میں ہمیشہ خلاف رہا ہوں۔ اس لئے میرے دستخطوں کو کالعدم تصور کرنا چاہیئے۔

(محمد عبداللہ منہاس) (مسلم راجپوت ۲۸ اپریل ۱۹۲۶ء)

مسلمانوں کی پراگندہ حالی

شریعت نے امت مسلمہ کے شیرازہ کو جس طریقہ سے باندھا تھا۔ اس کی مثال بالکل ایک تسبیح کی تھی۔ کہ اس کا وجود ایک رشتہ کی قوت رابطہ پر قائم تھا۔ اور اس امام کی مضبوط گرفت اس رشتہ کے استحکام کی ضامن تھی۔ امت دراصل عبارت تھی اس تسبیح سے۔ جب امام کی گرفت چھوٹ گئی۔ رشتہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور سب دانے بکھر گئے۔ تو امت کوئی چیز نہ رہی۔ کیونکہ تسبیح کا اطلاق کسی ایک دانہ یا دو چار دانوں کے مجموعہ پر نہیں ہو سکتا اس اعتبار سے امت پر موت تو کبھی کی طاری ہو چکی تھی۔ مگر دولت عثمانیہ کا رشتہ گو وہ کتنا ہی بوسیدہ ہو چکا تھا۔ اور عثمانی امام کی گرفت اگرچہ وہ کتنی ہی کمزور تھی۔ ایک طرح سے اس معنوی فنا پر لفظی وجود کا پردہ ڈالے ہوئے تھی۔ اب اس رشتہ کے ٹوٹتے ہی دفعتہً وہ پردہ اٹھ گیا۔ اور دنیا کو صاف نظر آ گیا۔ کہ امت مسلمہ اگر کسی مجتمع شیرازہ اور کسی بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے۔ تو آج صحیح معنوں میں کوئی امت مسلمہ کہیں موجود نہیں ہے۔ بلکہ چند منتشر اوراق ہیں۔ چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔ اور چند بھٹکی ہوئی بھیڑ بکریاں ہیں۔ جن کا نہ کوئی ریوڑ ہے اور نہ کوئی گلہ بان۔

(الجمعیۃ ۱۴ اپریل ۱۹۲۶ء)

قاتل لیکھرام پر آریوں نے کیوں مقدمہ نہ چلایا

آریہ ویر راولپنڈی نے اپنے بلیدان نمبر میں آریہ سماجی لیڈروں اور مذہبی مقتداؤں کے اخلاق و دیانت کا راز بہت بری طرح فاش کیا ہے۔

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بعد جب ان کے ایک عزیز لالہ منشی رام حال سوامی شردھانند کے پاس پہنچے۔ کہ قاتل کی تفتیش وغیرہ کے لئے کچھ جدوجہد کرنے کی درخواست کریں۔ تو ارشاد ہوا۔ لالہ لاجپت جی لاہور کے پاس لاہور جاؤ۔ لالہ جی سے ملاقات کی۔ تو ان کے طرز تقریر اور بیان سے پایا گیا۔ کہ سب کی رائے مقدمہ کرنے کی نہیں ہے۔ بفرض محال اگر قاتل پکڑا جائے۔ اور پھر رہا ہو۔ تو اس سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ پنڈت جی کے قتل کا دھبہ ہمیشہ کے لئے اسلام پر ہی رہے۔

اس مقصد کو مدنظر رکھ کر پنڈت لیکھرام صاحب کے قاتل کی تفتیش میں آریہ سماج نے سرگرمی نہ دکھائی۔ اور لالہ لاجپت رائے نے محض اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے اصلی قاتل کو خدا معلوم وہ ہندو تھا یا مسلمان۔ کسی ذاتی عداوت کے باعث اس نے قتل کا ارتکاب کیا تھا یا مذہبی دشمنی کے باعث انصاف کے کٹہرے میں پیش کرنے کی سعی سے علیحدگی اختیار کی۔ ہم آریہ سماجی بزرگوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس واقعہ کو آپ ایمانداری سے تعبیر کریں گے یا کسی اور نام سے۔

(مدینہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۶ء)

سری کرشن جی اور طلاق

سری کرشن جی اپنی پیاری بیوی سے ارشاد فرماتے ہیں:۔ "میں گائیوں کا چرواہا، جراسندھ کے سامنے بھگوڑا، سمندر کے ٹاپوں میں روپوش، نہ بیگھہ بھر زمین پاس۔ نہ دولت۔ نہ جاہ و حشم۔ اور پھر لطف یہ کہ جو میرا بھگت بھی ہے۔ وہ بھی مفلس قلاش بھگتی ہی بھگتی ہے۔ گھر میں بھونجی بھانگ نہیں۔ تم راجہ بھیشمک کی بیٹی۔ ناز و ں کی پلی، نور کے سانچے میں ڈھلی۔ تم ناحق میرے دام محبت میں گرفتار ہو رہی ہو۔ میں تمہیں آزادی دیتا ہوں۔ جس راجے مہاراجے سے چاہو۔ رشتہ جوڑ لو۔ شیشپال کیسا زبردست تاجدار تھا۔ جراسندھ ایسا راجہ اس کی برات میں شامل تھا مگر تم نے حماقت کی۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اچھے اچھے راجے مہاراجے قبول کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔ عورتیں ناقص العقل مشہور ہیں۔ مگر تم نے نافہمی سے چٹھی میرے پاس بھیج دی۔ میں بھی کہنے میں آ گیا۔ اب تم کو اجازت ہے۔ کہ جس سے دل ملے اس کا دامن پکڑ لو۔" (ملاحظہ ہو شریمد بھاگوت کلاں صفحہ ۵۳۷ و ۵۳۸۔ اسکندھ ۱۰۔ ادھیائے ۶۰)

سری کرشن جی کے اس اپدیش کو بعض لوگ بذلہ کلام بتاتے ہیں۔ کاش! یہ لوگ سری کرشن جی مہاراج کی شخصیت اور راست گوئی ملاحظہ فرماتے۔ تو ہرگز ایسے بزرگ کے متعلق اس قدر غلط فہمی سے کام نہ لیتے۔ سری کرشن جی مہاراج نے اپنی پیاری بیوی کو طلاق کی دھمکی دی۔ اور مسلمانوں کے قاعدہ کے مطابق طلاق کے بعد دوسری شادی کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ چونکہ اس پہلی دھمکی کے بعد ان کی بیوی نے اپنے فعل پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس لئے یہ طلاق قطعی نہ پڑ سکی۔ بلکہ معاملہ آپس میں رفع دفع ہو کر آئندہ کے لئے مزید محبت و اطمینان قلب کا ذریعہ بن گیا۔

نتیجہ:۔ اول۔ سری کرشن جی کے اپدیش سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ زمانہ قدیم سے ہر آدمی کو جائز وجوہ کے ہونے پر اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے۔ دوسرے طلاق کے بعد ایسی عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔ تیسرے راجہ مہاراجہ تک بھی اس رسم کو بے حد پسند کرتے تھے۔ چوتھے عورت سے قصور ہونے کے بعد اگر معافی مانگ کر آئندہ کے لئے اس فعل سے توبہ کر دیتی تھی۔ تو اس کو معاف بھی کیا جا سکتا تھا۔

(مسلم راجپوت ۲۸ اپریل ۱۹۲۶ء)

اشتہارات

خوشخبری

پیارے احباب۔ السلام علیکم۔ الحمدللہ کہ رسالہ صابون سازی چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ جس کا ایک ایک نسخہ سینکڑوں روپے کے عوض دستیاب ہونا بالکل ناممکن ہے۔ میرے حال کے واقف جانتے ہیں کہ کن مصائب اور مشکلات اور دور دراز کے سفروں کو برداشت کرنے اور پانی کی طرح روپیہ بہادینے کے بعد میں نے اس قیمتی فن کو حاصل کیا ہے جس کو بفضلہ تعالےٰ بلابخل کمال شرح صدر اور دیانت و امانت کیساتھ ہر ایک نسخہ نہایت صحیح اور بار بار کے تجربہ کے بعد کوڑیوں کے مول اس رسالہ میں آپ کی نذر کردیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ کوئی صابون ساز سینکڑوں روپے لیکر بھی صحیح راز بتلانے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوگا سوا ماشاء اللہ اور کتابوں کے اگر آپ انبار جمع کریں۔ تو خاک حاصل نہ ہوگا۔ میرا دعویٰ ہے کہ پانچ روپیہ فی من سے لیکر ۸-۱۰-۱۲-۱۴-۱۶-۲۰ روپیہ فی من تک کے امرتسری۔ لاہوری۔ ملتانی وغیرہ ہر قسم کے اعلےٰ ادنیٰ دیسی صابون بطریق گرم و سرد اور انگریزی مثل سنلائٹ پیر سوپ۔ بانھ سوپ۔ نیم سوپ۔ سینڈل سوپ وغیرہ جو میں نے اپنے عزیز بھائیوں کے نفع کے لئے لکھ دیئے ہیں۔ اگر ان کو کوئی غلط ثابت کردے۔ تو ہر غلط ثابت کردہ نسخہ کے عوض یکصد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ دو آدمی باسانی ہر روز دس پندرہ من صابون تیار کرسکتے ہیں۔ جسے اگر تھوک فروخت کردیا جائے۔ تو بھی چالیس روپیہ منافع کچھ بات نہیں۔ اور پرچون میں تو دگنا نفع اٹھالینا بعید نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مستعد اور مستقل مزاج آدمی تھوڑے سرمایہ سے کام شروع کردے۔ تو یقیناً اللہ کے فضل سے تھوڑے عرصہ کے اندر مالامال ہوسکتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جس کا ہر گھر میں قریباً ہر روز استعمال ہے۔ اس لئے یہ ہنر ہے کہ ایک محلہ میں ہی بیٹھ رہے۔ تو کسی اور روزگار کی پرواہ نہیں۔ کئی جھوٹے رسالے اور اشتہارات صابون سازی کے متعلق پہلے بھی شائع ہوچکے ہیں۔ ممکن ہے۔ اس اشتہار کو بھی اسی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ مگر میں سوائے اس کے کہ اس معاملہ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کردوں۔ اور کوئی راہ تسلی دلانے کی نہیں پاتا۔ جو دوست اس رسالہ کو منگائیں گے۔ ہماری صداقت کے خود بخود قائل ہوجائیں گے۔ یوں تو سینکڑوں روپے فیس پر بھی یہ رازِ خفیہ اور اسرار صدریہ کوئی بتلانے کے لئے آمادہ نہیں۔ مگر میں نے اس چند ورقہ رسالہ کی قیمت جسے اس رسالہ کی قیمت نہیں بلکہ اس قیمتی اور نایاب ہنر کی ناچیز فیس خیال کرنی چاہیئے صرف دس روپیہ رکھی ہے۔ جو سچ پوچھئے تو میری محنت اور لاگت مذکورہ کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔ اگر کوئی نسخہ غلط نکلے۔ تو رسالہ بھیجکر اپنا روپیہ واپس لینے کا آپ کو حق حاصل ہے۔ ہر ایک نسخہ کو بالکل صاف درج کردیا گیا ہے۔ جس کے سمجھنے اور بنانے میں انشاء اللہ ایک بچہ بھی غلطی نہیں کرسکتا۔ جو دوست یہاں آکر سیکھنا چاہیں۔ ان کو علاوہ قیمت رسالہ کے تین روپیہ فی تجربہ۔ الگ فیس علاوہ خرچ خوراک رہائش وغیرہ ادا کرنی پڑیگی۔

المشتہر

محمد صدیق احمدی مینجر کارخانہ صابون صدیقیہ بازار چھاؤنی لاہور

تصدیق مولوی محمد صدیق صاحب کا کارخانہ صابون ہمارے ریڈنگ روم کے نزدیک ہی ہے۔ جہاں اکثر دفعہ جانے کا مجھے اتفاق ہوا ہے۔ میں مختلف اقسام کے صابون دیکھنے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کو فن صابون سازی میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس فن کو باقاعدہ علم صابون سازی کے ماتحت اور محنت شاقہ سے سیکھا ہے۔ اور یہ کافی عرصہ کی عرق ریزیوں اور تجربہ کاریوں کا نتیجہ ہے خواہ کسی قسم کا صابون اور کسی مقدار میں بنانا شروع کردیں۔ کیا مجال ہے کہ خفیف سا نقص بھی واقع ہوجائے۔ صفائی اور عمدگی کے لحاظ سے اچھے سے اچھے صابون بھی ان کے صابون کا لگا نہیں کھاسکتے۔ میں ان احباب کو جو ان کا رسالہ صابون سازی خریدنا چاہیں۔ اور یہ فن سیکھنا چاہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہرگز اس میں دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ اور قلیل رقم کے خرچ کرنے سے ایک اعلیٰ ہنر کے ماہر ہوسکتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

خاکسار

(ڈاکٹر) محمد رمضان خان احمدی اسسٹنٹ سرجن آئی۔ ایم۔ ڈی چھاؤنی لاہور

ایک دو منزلہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دارالرحمت میں بر لب سڑک کلاں میاں نظام الدین صاحب درزی کا دو منزلہ مکان جو عمدہ پختہ بنا ہوا ہے۔ کافی فراخ ڈیڑھ کنال زمین میں۔ مالک مکان کو چونکہ روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ساڑھے سات ہزار روپیہ لاگت ہے۔ جو احباب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے قیمت کا تصفیہ فرمالیں۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد۔ قادیان

مکانوں کے لئے زمین فروخت ہوتی ہے

قادیان کی پرانی آبادی کے قریب محلہ دارالضعفا کے جانب غرب بہشتی مقبرہ والی سڑک کے پاس چند ایک کنال زمین قابل فروخت موجود ہے۔ چونکہ مالک کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے نسبتاً کچھ ارزاں ملے گی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد۔ قادیان

قرآن شریف مترجم جلی قلم بارہ مہری

گیارہ خوبی والا۔ اگر ناپسند ہو۔ تو بذریعہ ویلیو واپس ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی۔ اور حاشیہ پر موضح القرآن ہدیہ مجلد چرمی ۱۲/ مجلد پارچہ ۸/- (۱) خوبی ظاہری آداب (۲) خوبی قرآن شریف کی تلاوت کے فضائل (۳) خوبی قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے فضائل (۴) خوبی نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے فضائل (۵) خوبی قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیئے (۶) خوبی قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل (۷) خوبی قرآن مجید کا نقش اور اس کے فوائد اور حرفوں کی تعداد (۸) خوبی امور اوقاف (۹) خوبی سوانح عمری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (۱۰) خوبی وہ مقامات دکھلائے گئے ہیں۔ جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم اور نماز فاسق (۱۱) خوبی فہرست مطالب قرآن مجید۔ پتہ:۔ **محمد سعید میاں مطبع نظامی دہلی محلہ**

رشتہ مطلوب ہے

ایک احمدی بھائی جن کی عمر اس وقت تقریباً ۳۸ برس ہے۔ محکمہ فوج میں عہدہ دفعداری ملازم ہیں۔ ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ ان کی پہلی بیوی بوجہ غیر احمدی ہونے کے ان کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ **بابو محمد سعید احمدی ملول گورنمنٹ پشاور**

کان

کان کی تمام بیماریوں۔ نیٹ بہرہ پن۔ کم سننے۔ آوازیں آنے۔ درد زخم۔ ورم خشکی۔ پردوں کی کمزوری۔ بچوں کے کان بہنے نزلہ وغیرہ پر طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات و شرطیہ دوا ہے۔ جس پر انگریزی ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو۔ تب یہاں تشریف لاکر علاج کرائیے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہشیار ہوکر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھئے ہمارا پتہ یہ ہے۔

بہرہ پن کی دوا طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی

نسیا منسیا

دردسر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس (۲۴ خوراک) ایک روپیہ چار بکس۔ تین روپے فی ٹکیہ ایک آنہ۔ محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے لے کر ۱۲ بکسوں تک چھ آنہ۔

پتہ:۔ **حکیم حاذق علم الدین** سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی **قلعہ سٹریٹ امرتسر**

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل دایڈیٹر

(اشتہارات)

سُن لو اور غور سے سُنو!
سُن لو!
رعائت کے تھوڑے دِن رہ گئے!

امرت دہارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ادویات نصف قیمت پر مل رہی ہیں

قیمتیں پوری درج ہیں امرت دھارا کے مرکبات کی قیمت چار آنے روپیہ کی رعایت ہوگی ۔ اور باقی ادویات میں آٹھ آنے فی روپیہ +

امرت دہارا تقریباً تمام امراض کا علاج ہے اسواسطے ہر وقت پاس رہے قیمت عہ نمونہ ۸ر

امرت دہارا صابن جلدی امراض اور روزانہ استعمال کیواسطے قیمت مجموعی ۱۴ر فی ٹکیہ ۵ر

امرت دہارا مرہم تمام قسم کے پھوڑے پھنسی زخموں کا یقینی علاج ہے قیمت عہ

امرت دہارا لوزنجز میٹھی ٹکیہ بچے تک بڑے شوق سے کھاتے ہیں قیمت فی شیشی ۴ر

گمند ہار رس دست پیچش کی حکمی دوا ایکہی پوڑیہ سے آرام قیمت عہ نمونہ ۲ ر ۴ر

پران داتا ہیضہ کی بے نظیر دوائی ہے امرت دہارا کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے قیمت عہ نمونہ

سُکھ جنانی وضع حمل کیوقت عورت کی کمر میں باندھنے سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے قیمت عہ

بال سُکھ بچوں کی کل امراض کو دور کرتی ہے بال بچوں والے گھر میں رہنی چاہیے ۔ قیمت عہ نمونہ ۲ر

دست ورچن جلاب لینے کے واسطے بے نظیر ہے صفائی پیٹ پوری ہو جاتی ہے قیمت عہ نمونہ ۲ر

لال جواہر ہاضمہ کا بے نظیر چورن ہے بھوک و ہاضمہ بڑھ جاتا ہے قیمت ع نمونہ ۴ر

آرام جان قبض کش عجیب گولیاں جن کے بعد قبض نہیں ہوتی ہے ۔ قیمت عہ نمونہ آٹھ آنے ۸

شول وٹی پیٹ درد کی بے نظیر گولیاں سخت حالتیں امرت دہارا کی مددگار قیمت عہ نمونہ ۲ر

اکھ ٹھنڈ آنکھوں میں روزانہ لگانیکواسطے ٹھنڈا سرمہ قیمت فی تولہ عہ نمونہ ۱ر

منجن نمبرا دانتوں کے روزانہ استعمال کیواسطے عمدہ منجن قیمت ۴ر نمونہ ۱ر

کرن پیڑا ناشک کان میں درد ہونے پر ایک دو بوند کافی ہیں قیمت عہ نمونہ ۴ر

دت نشوار زکام ۔ نزلہ سردرد ۔ داڑھ درد وغیرہ میں مفید ہے قیمت عہ نمونہ ۴ر

باغ پھول تیل روزانہ بالوں کو لگانے کیواسطے خوشبودار مفید تیل قیمت فی شیشی عہ

چت موہنی چہرہ کو خوبصورت ملائم رکھنے کے واسطے اُبٹن قیمت عہ نمونہ ۲ر

دل سُندری " تیل " ۱۴ر نمونہ ۲ر

سورج گھرت جسم پر ملنے خارش خشکی وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت ایک روپیہ عہ نمونہ ۴ر

عرق بنجار میریا بنجار کو تین دن میں دور کرتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ر ۔

گولی کھانسی عام کھانسی کیواسطے اکسیر ہیں اور ایک گولی سے ہی آرام ہوتا ہے قیمت عہ نمونہ ۲ر

درد شکن ہر قسم کے درد خاص کر سر کا درد ۔ دانت کا درد ایک پڑیہ سے بند ہو جاتا ہے قیمت عہ نمونہ

خبر باکی زکام نزلہ کی بے نظیر دوائی ہے ۔ اکثر ۲ دن میں آرام ہوتا ہے قیمت عہ نمونہ ۴ر

گولی امرت گھروں میں عام ہونیوالی ۶ امراض کی دوائی ۔ قیمت عہ نمونہ ۲ر

المشتہر منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

حب اطہرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں ۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں! انکے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے قیمت فی تولہ عہ تین تولہ کیلئے محصولڈاک معاف ۔ چھ تولہ تک خاص رعایت ۔

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزاء موتی و ممیرا ہیں ۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے ۔ آنکھوں کی روشنی بڑہانے والا ۔ دھند ۔ غبار ۔ جالا ۔ ککرے خارش ناخونہ ۔ پھولا ۔ ضعف چشم ۔ پڑوال کا دشمن ہے ۔ موتیابند کو دُور کرتا ہے ۔ آنکھوں کے نیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے ۔ پلکوں کی سُرخی اور موٹائی دُور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے ۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا ۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے +

قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی ۔ مقوی دماغ ۔ محافظ روشنی چشم ۔ نسیان کی دشمن ۔ جگر کو طاقت دینے والی ۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد ۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی ۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے ۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے ۔

(قیمت فی ڈبیہ عہ)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے ۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں ۔ دانت ہلتے ہوں ۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں ۔ دانتوں سے خون آتا ہو ۔ یا پیپ آتی ہو ۔ دانتوں میں میل جمتی ہو ۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں ۔ اور منہ میں پانی آتا ہو ۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دُور ہو جاتے ہیں ۔ اور دانت موتی کی طرح چمکنے ہیں ۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے ۔

قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

ممالک غیر کی خبریں

ــــ ایران اور ترکی نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی ایک تجارتی معاہدے مرتب کر لئے گئے ہیں +

ــــ ایم ڈینو ویف" نے "انگلستان میں اہم واقعات" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں وہ رقمطراز ہے کہ برطانیہ کی مزدور تحریک کو سب سے زیادہ خطرہ پارلیمنٹ کے ان ممبروں سے ہے۔ جو مزدوروں کے ساتھ غداری کرنے کے لئے مزدور جماعت کے رکن بنے۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ مسٹر تھامس اینڈ ٹکینی مسٹر بالڈون کے ہوائی جہازوں سے بڑھکر خطرناک ہیں +

ــــ ملبوران۔ ۷ رمئی۔ آسٹریلیا کے مزدوران ریلوے نے برطانیہ کے ہڑتالیوں سے برقی پیام کے ذریعہ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے +

ــــ برلن ۷ رمئی۔ جنرل فیڈریشن آف ٹریڈ یونین (جرمنی) نے فیصلہ کیا ہے۔ برطانیہ کے ہڑتالیوں کی مالی امداد کی جائے +

ــــ فرانسیسی اشتمالی اخبار "لاپومانیسے" میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں جنرل فیڈریشن آف لیبر کی طرف سے اس فیصلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی مزدوروں کی امداد کی غرض سے چندے کی ایک فہرست کھولدی جائے +

ــــ بمبئی کی لیبر انجمن کی مالی کمیٹی نے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی معرفت بذریعہ بحری پیام دو سو پونڈ بطور امداد کے بھیجے ہیں۔ کہ وہ ہڑتال میں خرچ کئے جائیں +

ــــ سول کمشنر لنڈن نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب سوار پولیس کے لئے رضاکاروں کی ضرورت نہیں ہے +

ــــ کاپن ہیگن ۔ ۷ رمئی۔ ڈنمارک کی ٹریڈ یونین نے آج مالکان کارخانہ کی انجمن کو نوٹس دیدیا ہے۔ کہ وہ بھی برطانوی مزدوروں کی ہمدردی میں کام چھوڑ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں +

ــــ لنڈن ۸ رمئی۔ ٹریڈ یونین کانگرس کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ٹریڈ یونین کانگرس کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ روسی ٹریڈ یونین کانگرس کی طرف سے ہزار ہا پونڈ کا چک بغرض اعانت موصول ہوا۔ مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا۔ کہ اظہار تشکر کے بعد متذکرہ چک واپس کر دیا جائے چنانچہ یہ چک واپس کر دیا گیا ہے +

ــــ لنڈن ۹ رمئی ۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ٹریڈ یونین کا چک کو واپس کر دینا گہری مصلحتوں پر موقوف ہے۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے۔ کہ یہ ہڑتال محض اقتصادی شکایت پر مبنی ہے۔ اس سے آئین حکومت کی مخالفت یا کمیونسٹوں کی تائید متصور نہیں +

ــــ ٹریڈ یونین کانگریس نے طے کیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اب تک کام کر رہے ہیں۔ اپنی آمدنی کا پانچ فی صدی بطور "ہڑتالی ٹیکس" کے ادا کریں +

ــــ بلفاسٹ ۔ ۱۰ رمئی ۔ گودیوں کے مزدوروں نے کام کاج ترک کر دیا ہے +

ــــ لنڈن ۱۰ رمئی ۔ ٹریڈ یونین کانگرس کی طرف سے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے +

ہمارا اتحاد قائم ہے۔ شکست یا ضعف کے آثار مطلقاً ناپید ہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ جو ہڑتال میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو کب تک زحمت انتظار میں بٹھلا رکھا جائے۔ ریلوے کے مختلف مرکزوں میں ہڑتالیوں کی واپسی کی اطلاعات سرتاپا بے بنیاد ہیں۔ باربردار مزدوروں کا استقلال عدیم المثال ہے۔ اکسفورڈ یونیورسٹی کے ۵۸ فیلوز اور ۱۳۰ گریجوایٹ حضرات کے دستخطوں سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے کہ ہم کو گفت و شنید کے دوبارہ اجرا میں مزاحمت کی اجازت نہیں دینی چاہیئے +

ــــ کوپن ہیگن ۔ ۱۰ رمئی ۔ ڈنمارک کی ٹریڈ یونین کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک ہڑتال جاری ہے۔ پچاس ہزار کرونز ہر ہفتہ برٹش ٹریڈ یونین کانگرس کو بھیجتی رہے +

ــــ حکومت انگورا نے مؤتمر مکہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے +

ــــ کوریا میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ بلوائیوں نے عین قصر شاہی کے سامنے مظاہرے کئے +

ہندوستان کی خبریں

ــــ لاہور ۷ رمئی ۔ ابھی حال میں جو تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ کی بناء پر ہز اکسیلنسی گورنر باجلاس کونسل نے صاحبزادہ مرزا عزیز الدین احمد خاں کو جو رہتک کے اسپیشل مجسٹریٹ اور سابق نواب لوہارو کے دوسرے لڑکے ہیں ۲۶ اپریل ۱۹۲۶ء سے برطاست کر دیا ہے +

ــــ امرتسر ۔ ۱۰ رمئی ۔ امرتسر سے پانچ میل کے فاصلہ پر بمقام موضع بال خورد روز روشن میں سکھوں کی ایک جماعت نے مسجد کی چھت کو منہدم کر دیا۔ اور اس کی لکڑیاں اٹھا لے گئے۔ پولیس کی مداخلت کی وجہ سے کوئی فساد نہیں ہوا۔ چھت کی لکڑیاں ایک گوردوارہ میں سے برآمد ہوئی ہیں۔ اور پولیس تحقیقات میں مصروف ہے +

ــــ راجہ صاحب بنگل وزیر مدراس گورنمنٹ کے خلاف مسٹر سی کے چیٹی نے جو مقدمہ ہتک عزت چلا رکھا تھا۔ اس میں عدالت نے مدعی کے حق میں ایک پائی کی ڈگری دی ہے جو ہندوستان میں شاید اپنی قسم کی پہلی ڈگری ہوگی۔ راجہ صاحب بنگل اس فیصلہ کے خلاف عدالت اپیل میں جانیوالے ہیں +

ــــ بابو عطا محمد صاحب وکیل گوجرانوالہ کی ڈگری کے سلسلہ میں لالہ بانکے دیال ایڈیٹر وراٹ کو ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی +

ــــ فیروزپور کی میونسپلٹی نے اپنی حدود میں چھ سے گیارہ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے پرائمری تعلیم لازمی اور مفت کر دی ہے +

ــــ ضلع حصار کے صدر مقام کے متعلق افواہ تھی۔ کہ بھوانی میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اس کی تردید کر دی ہے +

ــــ سید حبیب حلبی کی سرکردگی میں جو وفد خدام الحرمین حجاز میں گیا تھا۔ واپس آگیا ہے +

ــــ لاہور ۔ ۱۰ رمئی ۔ میاں عبدالحی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں یہ تجویز کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے پر زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مجموعہ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ انہوں نے پنجاب پراونشل ہندو کانفرنس منعقدہ انبالہ کے صدر کی حیثیت سے جو تقریر کی گئی ہے۔ اس سے ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے درمیان جذبات عناد برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہے +

ــــ ریواڑی ۔ ۱۰ رمئی ۔ فسادات ریواڑی کے سلسلہ میں ۲۰ مسلمانوں کو ۵ سے لے کر ۱۲ سال تک قید بامشقت اور تین تین ماہ قید تنہائی کی سزا دی گئی +

ــــ شملہ ۔ ۱۱ رمئی ۔ تمام شمالی ہند کے موسم میں تغیر واقعہ ہو گیا ہے۔ وسیع رقبہ میں بارش ہونے کی وجہ سے درجہ حرارت اعتدال سے بہت گر گیا ہے +

ــــ دہلی ۱۱ رمئی۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا پھر اجلاس ہوا۔ جس میں شدھی اور سنگٹھن کے متعلق حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔ (۱) مجلس عاملہ نے اس امر کو تاسف کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ کہ متعدد مسلمان لیڈر شدھی کی تحریک کے خلاف مسلمانوں کے جذبات غلط بیانی اور بے بنیاد الزامات کے ذریعہ مشتعل کرتے رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کو اعتماد ہے۔ کہ ہر مسلمان جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ فرقہ دارانہ غلط فہمی کی اشاعت ہر دو اقوام کے مفاد کے لئے مضر ہے۔ وہ اپنے ہم مذہبوں پر اس شر کا ازالہ کرنے کی غرض سے

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)